اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ

الفضل

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

جلد ۲۶ | ۹ جمادی الاوّل ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۸ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۵۴

خلیفہ کا انتخاب اور مسلمان

اسلام میں خلافت ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم و لیبدلنّھم من بعد خوفھم امنا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفٰسقون۔ یعنی وعدہ کیا اللہ نے ان سے جو تم میں سے ایمان لائے۔ اور عمل صالح کئے۔ کہ ضرور خلیفہ کرے گا ان کو زمین میں۔ جیسا کہ خلیفہ کیا تھا ان کو جو پہلے ان سے تھے۔ اور ضرور قائم کریگا ان کے لئے دین ان کا جو پسند کیا اس نے ان کے لئے۔ اور بدل دے گا ان کے خوف کو امن سے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ وہ میری عبادت کریں۔ اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں۔ پھر جو کوئی اس خلافت کا انکار کرے گا۔ وہ فاسق ہوگا۔

اس سے جہاں یہ ثابت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو ایماندار ہوں۔ صحیح معنوں میں مسلمان کہلانے کے مستحق ہوں اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں ان کے لئے خلافت کو بطور نعمت اور انعام قرار دیا ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ دین اسلام کی تمکین۔ اور ہر قسم کے خوف و خطر سے محفوظ رہ کر امن و اطمینان کا حصول خلافت سے ہی وابستہ ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ خلافت فی الواقعہ مسلمانوں کے لئے بہت بڑی نعمت اور خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کیونکہ اس کے ساتھ ان کی دینی و دُنیوی ترقی وابستہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب تک خلافت کا سلسلہ جاری رہا باوجود نہایت بے سروسامانی کے ترقی پر ترقی کرتے چلے گئے۔ اور تمام معلوم دُنیا پر بڑی شان و شوکت کے ساتھ پھیل گئے۔ لیکن جب اپنی بدبختی کے باعث اس نعمت سے محروم ہوگئے۔ تو باوجود بام عروج پر پہنچے ہونے کے تحت الثریٰ میں جا گرے۔ اور آخر وہ وقت بھی آگیا جبکہ نام نہاد خلافت کے نام لیوا ترکوں نے اپنے ہاتھوں اس کا بے حقیقت اور بے اثر نام بھی مٹا دیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے اسے اپنے لئے نقصان رساں اور تباہ کن پایا اور جس چیز میں کوئی حقیقت باقی نہ رہے اس سے سوائے نقصان کے حاصل بھی کیا ہوسکتا ہے:۔

اخبار "احسان" (۳ جولائی) "مسئلہ خلافتِ اسلامیہ" کا ذکر کرتا ہوا اس بارے میں لکھتا ہے:۔

"ترکوں نے منصبِ خلافت کی ذمہ داریاں اپنے سر لینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ تجربہ انہیں بتا چکا تھا۔ اور گزشتہ جنگِ عظیم میں وہی مسلمان جنہیں خلیفہ کے ادنےٰ اشارہ پر اپنی جان تک دینے سے دریغ نہ کرنا چاہیئے تھا۔ خلیفۃ المسلمین کی افواج سے برسرِ پیکار ہوئے۔ اور ان کی گولیوں نے اپنے ہی کلمہ گو بھائیوں کے سینے چھلنی کئے۔ اس تلخ تجربہ کے بعد ترکوں میں خلافت سنبھالنے کا کبھی خیال پیدا نہ ہوا"

ان حالات میں جب خلافت کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔ اور اب بھی یہ حالات موجود ہیں۔ اگر اس کے احیاء کا خیال بھی کسی کے دل میں آتا ہے۔ تو اس کی سادہ لوحی میں کیا شک ہوسکتا ہے۔ لیکن جب سے بعض یورپین طاقتوں نے مسلمانوں کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھانے کے لئے کسی کو خلیفہ بنانے کی جدوجہد شروع کی ہے مسلمان بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "احسان" نے جہاں اس موقعہ پر یہ تلقین کرنا ضروری سمجھا ہے۔ کہ "خلافت اسلامیہ مسلمانوں کے لئے ہر زمانہ میں لازمی ہے" وہاں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ بار اس ملک کا حکمران اپنے کندھوں پر اٹھائے جس کی طاقت و آزادی دشمنانِ اسلام کا ہر طرح مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہو۔ اور جس کی قوت بازو خلافت اور ذریعہ اسلام کی حفاظت پورے طور پر کر سکے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "ہر زمانہ میں لازمی خلافت" سے محروم ہونے کے باوجود کسی ایسے حکمران کی تلاش ہے "جس کی طاقت و آزادی دشمنانِ اسلام کا ہر طرح مقابلہ کرنے کیلئے کافی ہو" حالانکہ خلیفہ کے لئے یہ شرط نہ تو اسلام نے رکھی ہے۔ اور نہ ہی اس وقت یہ کسی مسلمان حکمران میں پائی جاتی ہے۔ اسی لئے "احسان" کسی کا نام پیش نہیں کر سکا۔ اس طرح گویا اس زمانہ میں خلافت لازمی نہ رہی کیونکہ نہ کوئی مسلمان حکمران ایسا مل سکتا ہے جس میں دشمنانِ اسلام کا ہر طرح مقابلہ کرنے کی طاقت ہو۔ اور نہ خلیفہ میسر آسکتا ہے۔

دراصل مسلمان اسلام سے بُعد اور شامتِ اعمال کی وجہ سے اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ خلیفہ ضرور حکمران ہونا چاہیئے۔ حالانکہ اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ وہ دینِ اسلام کا سب سے بڑا خادم ہونا چاہیئے۔ مگر مسلمانوں کی سمجھ و عقل پر ایسے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

علم طب پر پورا بھروسہ کرنا شرک ہے

۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء بوقت شب۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور دیگر احباب بیٹھے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"انسان خدا کی مشیت کے نیچے چلتا ہے۔ جب وہ چاہتا ہے۔ شفا کے واسطے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ طبابت پر پورا بھروسہ کرلینا شرک ہے۔ محض ہمدردی اور خیر خواہی اور نیک نیتی کی راہ سے بیماروں کا علاج کرنا چاہیئے۔ اس طرح برکت زیادہ ہوتی ہے۔ نیک نیت کے ساتھ دست شفا ہے۔ اور خدا نیک نیت کے ساتھ ہے۔ صرف اپنی دانائی پر ڈاکٹر کو بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ چاہیئے کہ سب بیماروں کے حق میں دعا کرے۔ مگر جو خاص مشکلات میں اور سخت مرضوں میں مبتلا ہوں۔ ان کے واسطے نام لے کر خاص طور پر دعا کرے۔"

(ملفوظات احمد صفحہ ۱۸۴)

المسیح علیہ

قادیان ۷ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ ½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار کے باعث علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ؀

سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی لڑکی امۃ الرشید صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؀

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب جہت پور ضلع ہوشیار پور بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں ؀

آج ٹورنامنٹ کا آخری میچ رسہ کشی کا مابین احمدیہ سپورٹس کلب اور احمدیہ یونین کلب تھا۔ جسے دیکھنے کے لئے بہت سے لوگ جمع تھے۔ لیکن سپورٹس کلب کی ٹیم نے بغیر مقابلہ ہار مان لی۔

ہمارے خیال میں نہ تو سپورٹس کلب کو اس طرح کی بزدلانہ ہار ماننی چاہیئے تھی اور نہ منتظمین ٹورنامنٹ کو اس کی اجازت دینی چاہیئے تھی۔ تاکہ نہ تو ہارنے والوں کی انتہائی کم ہمتی ظاہر ہوتی۔ اور نہ کھیل دیکھنے کے لئے آنیوالوں کا وقت ضائع ہوتا۔

وی۔ پی ضرور وصول فرمالیں

جن احباب کے نام گزشتہ پرچوں میں چھپ چکے ہیں۔ اور انہوں نے اخبار کی قیمت کے متعلق کوئی اطلاع نہیں دی۔ ان کی خدمت میں عنقریب وی۔ پی کئے جائیں گے۔ براہ مہربانی ضرور وصول کر کے شکریہ کا موقعہ دیں ؀

(مینیجر)

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔ نیز صاحبزادہ مرزا مبارک احمد سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بخیریت مصر پہنچنے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے بھی دعا کی جائے ؀

ننکانہ صاحب میں ایک احمدی مبلغ کا کامیاب لیکچر

ننکانہ صاحب میں ۴ جولائی کی رات زیر صدارت حافظ عبدالرشید صاحب مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل کا لیکچر قریباً ۱½ یا دو گھنٹے اس مضمون پر ہوا کہ "آیا وید ایشوری گیان ہے یا قرآن" اتنی حاضری پہلے کسی جلسہ میں نہیں ہوئی نہایت کامیاب لیکچر ہوا۔

یہ جلسہ مسلمانان ننکانہ صاحب نے خود کرایا۔ کیونکہ مہاشہ شانتی پرکاش نے تین دن اسلام اور قرآن پر نہایت ناواجب ناروا اور غلط سلط اعتراضات کر کے مسلمانوں کے دلوں کو بری طرح مجروح کیا تھا۔ پبلک جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی از حد ممنون ہے۔ جنہوں نے عین وقت پر مہاشہ صاحب موصوف کو بھیج کر آریہ صاحبان کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ اور مسلمانوں کی تسلی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں فرمایا۔ ننکانہ صاحب میں ایک احمدی مبلغ کا یہ پہلا لیکچر ہے۔ جس سے بہت سی غلطیاں رفع ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ بہتوں کے لئے موجب ہدایت بنائے ؀ خادم محمد ابراہیم احمدی از ننکانہ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا چودھری غلام حیدر صاحب کوٹ احمدیاں سندھ اپنی صحت کے لئے جو بوجہ بخار اور کھانسی بیمار ہیں۔ سید امیر احمد صاحب قادیان اپنے والد صاحب کی صحت کے لئے جو بعارضہ درد گردہ اور پیشاب ایک عرصہ سے بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں

ولادت ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل کارکن تالیف و تصنیف کے ہاں لڑکی گیانی محمد الدین صاحب قادیان کے ہاں ۳۰ جون کو لڑکا۔ چودھری سلطان احمد صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی سرگودہا کے ہاں ۱۸ جون کو لڑکا اور عبدالرحمٰن خانصاحب کارکن امور عامہ کے ہاں ۴ جولائی کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت ۲۴ جون کو امۃ النصیر بنت بابو محمد امین صاحب کشمیر نمبر ۲ ۱۹ سال وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ غلام حسین ڈنگوی قادیان

دعائے نعم البدل صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ خلف حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کابل کا لڑکا داؤد احمد بعمر ۱۰ ماہ فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نصرتِ الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

اللہ تعالےٰ کا وعدہ

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد (سورۃ مومن ع ۶) یعنی ہم ضرور اپنے رسولوں کی۔ اور ان لوگوں کی جو رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اس دُنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی نصرت کیا کرتے ہیں۔

یہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے جو ہر زمانہ میں بعثتِ انبیاء کے وقت پورا ہوتا چلا آیا ہے۔ اور کبھی اس میں تخلف واقعہ نہیں ہؤا۔ کیونکہ ممکن نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ایک شخص کو اپنا رسول اور نائب بنا کر دُنیا کی ہدایت کے لئے بھیجے۔ اور پھر اس کو لوگوں کے رحم پر چھوڑ دے اور اس کے ساتھ اپنی محبت کا کوئی نمونہ نہ دکھائے۔ پس اگر کوئی شخص مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا اس کے ساتھ ماموروں کا سا سلوک نہیں۔ تو یقیناً وہ جھوٹا ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے مواخذہ سے بچ نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص دیدہ ودانستہ اللہ تعالےٰ پر افترا باندھے۔ مگر اس سے باز پرس نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوےٰ پر نظر

جب ہم مندرجہ فوق معیار کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب آپ نے سنہ ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو باوجود تن تنہا ہونے کے تمام دُنیا کو مخاطب کر کے فرمایا میرا رب مجھے کہتا ہے۔ فحان ان تعان وتعرف بین الناس کہ گو تُو اس وقت اکیلا ہے۔ اور کوئی تجھے نہیں جانتا۔ لیکن ایک وقت آنے والا ہے۔ جبکہ تو تمام دُنیا میں عزت کے ساتھ مشہور کیا جائے گا پھر فرمایا۔ میرے رب نے مجھے یہ بھی بشارت دی ہے۔ کہ خدا تجھے برکت پر برکت دے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

غرض ایک طرف آپ ان بشارات کو پُورے زور اور زبردست قوتِ یقین کے ساتھ اہلِ دُنیا کے سامنے پیش فرما رہے تھے۔ اور دوسری طرف دُنیا آپ کے اتنے بڑے دعوےٰ کو حیرت واستعجاب کی نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔ علمائے سُو جن کی قسمت میں ازل سے ماموریں اور مصلحین کی مخالفت مقدر ہے۔ آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اپنے اشتعال انگیز وعظوں سے حکام۔ اور پبلک کو آپ کے خلاف اُبھارنا شروع کیا۔

غرضکہ علماء نے آپ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ پھر پیر اور گدی نشین۔ پادری اور پنڈت تمام ان کے ہمنوا ہو گئے۔ لیکن وہ آواز جو گو بظاہر ایک بندے کی زبان سے بلند ہو رہی تھی۔ مگر درحقیقت اس کے پیچھے زبردست خدائی طاقت کام کر رہی تھی۔ ان لوگوں کے شور وغوغا اور چیخ وپکار سے کب دبنے والی تھی وہ پھیلی اور پورے زور سے پھیلی۔ اور جن سعید روحوں تک پہونچی۔ انہوں نے لبیک کہا

غرض کہ وُہ ایک عجیب کشمکش کا زمانہ تھا۔ آپ کے مخالف چاہتے تھے۔ کہ اس شخص کی آواز پر کوئی کان نہ دھرے۔ لیکن آپ یہ مقصد ومدعا لے کر کھڑے ہُوئے تھے۔ کہ میں نے دُنیا کو پیغام حق پہونچانا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق دُنیا ضرور میری طرف متوجہ ہوگی۔ اور نہ صرف پنجاب کے لوگ میری آواز پر لبیک کہیں گے بلکہ وُہ زمانہ دُور نہیں۔ جبکہ یورپ و امریکہ۔ چین و جاپان۔ ایشیا و افریقہ تمام براعظموں کے لوگ متوجہ ہونگے۔

احمدیت کی فتح

چنانچہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ آپ اپنے اس دعوےٰ میں سچے ثابت ہُوئے۔ علماء و فقراء۔ پنڈت اور پادری۔ امیر اور بادشاہ غرضکہ تمام طاقتوں نے آپ کی مخالفت کی۔ اور اس امر پر پورا زور صرف کیا۔ کہ لوگ آپ کی بات کو نہ مانیں مگر لوگ ایک ایک کر کے آپ کے سلسلہ میں داخل ہُونے شروع ہُوئے غرباء میں سے بھی۔ امراء میں سے بھی علماء میں سے بھی اور سجادہ نشینوں میں سے بھی۔ ہندوؤں میں سے بھی۔ اور مسلمانوں میں سے بھی۔ اور اس سلسلہ نے یہاں تک ترقی کی۔ کہ آپ کی وفات کے وقت آپ کی جماعت سینکڑوں سے نکل کر ہزاروں اور ہزاروں سے نکل کر لاکھوں تک پہونچ چکی تھی۔ اور کوئی نہیں تھا۔ جو اس زبردست رَو کا مقابلہ کر سکے۔

مخالف علماء سے خطاب

آپ نے اپنے مخالفین کو بار ہا سمجھایا۔ کہ دیکھو۔ یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ ہے۔ تمہاری مخالفت اس کی ترقی پر قطعاً اثر انداز نہیں ہو سکتی اور اگر تمہیں یقین نہیں ہے۔ تو آؤ میں بھی اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہوں اور تم بھی دُعا کرو۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کے مقبول بندے ہُوئے۔ تو خدا ضرور تمہاری امداد کرے گا۔ اور یقیناً تمہاری آہ وزاری کو سُنے گا۔ اور جہاں تمہیں سرسبز وشاداب کرے گا۔ وہاں میں جو تمہارا مخالف۔ اور بظاہر دینِ محمدی کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہا ہوں کبھی کامیاب نہ ہوں گا۔ لیکن اگر میں سچا ہُوں۔ اور خدا شاہد ہے کہ یقیناً سچا ہوں۔ تو یاد رکھو۔ اللہ تعالےٰ تمہاری دُعاؤں کو ہرگز نہیں سُنے گا۔ بلکہ وُہ آہ۔ جو میرے خلاف تمہارے مونہوں سے بلند ہوگی۔ اس کا وبال الٹ کر تمہیں پر پڑے گا۔ اور تم مجھے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہونچا سکو گے۔

یہ تحدی کوئی معمولی بات نہیں۔ دُنیا میں کسی انسان کی یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ کہہ سکے ایسا ضرور ہو کر رہے گا انسان عاجز اور مشتِ خاک ہے وُہ ایسا پُر زور دعوےٰ اپنی طرف سے ہرگز نہیں کر سکتا۔ بلکہ جب بھی کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کے حکم اور اس کے ارشاد کے ماتحت کرے گا۔

چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریقِ شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے۔ تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں۔ تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے۔ کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر۔ یا الگ الگ۔ میرے پر بددعائیں کریں۔ اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں

پھر اگر میں کاذب ہوں گا۔ تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں۔ کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں۔ کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں۔ اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں۔ کہ ناک گھس جائیں۔ اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں۔ اور پلکیں جھڑ جائیں۔ اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے۔ اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے۔ یا مالیخولیا ہو جائے۔ تب بھی وہ دعائیں نہیں سنی جائیں گی۔ کیونکہ میں خدا کی طرف سے آیا ہوں"۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳-۴ صفحہ ۵-۶)

پھر فرمایا:۔

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں۔ کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں۔ اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں۔ تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل بنا کر ان کے مونہہ پر مارے گا۔"

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ صفحہ ۷)

اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قلبی کیفیات کا اظہار

پھر یہی نہیں بلکہ اپنے رب کے حضور جس درد اور سوز سے اپنی قلبی کیفیات کا خاکہ کھینچا ہے۔ اس کا کچھ تھوڑا سا اندازہ آپ کے مندرجہ ذیل اشعار سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں

اے قدیر و خالقِ ارض و سما
اے رحیم و مہربان و راہنما
اے کہ میداری تو بر دلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دیدہ استی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن منِ بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
آتش افشاں بر در و دیوارِ من
دشمنم باش و تباہ کن کارِ من
ور مرا از بندگانت یافتی
قبلۂ من آستانت یافتی
[illegible]
با من از روئے محبت کار کن
اندکے افشائے آں اسرار کن

یعنی اے میرے قادر اور زمین و آسمان کے خالق خدا! اے میرے رحیم مہربان اور ہادی خدا! اے وہ ہستی کہ جس کی نظر لوگوں کے قلوب پر حاوی ہے اور کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔ اگر تو دیکھتا ہے کہ میں ایک بدگہر ہوں اور ساتھ ہی تیرا نافرمان اور شرارت سے پُر۔ تو اے میرے مولا مجھ بدکار کو پارہ پارہ کر کے ہلاک کر دے۔ اور میرے اس مخالف گروہ کو راحت اور خوشی سے سرفراز فرما۔ اور ان کے دلوں پر اپنی رحمت کے بادل برسا۔ اور ان کی ہر مراد کو اپنے فضل سے پورا کر۔ اور اے اللہ اگر میں ایسا ہی ہوں جیسے یہ لوگ کہتے ہیں۔ تو تو میرے در و دیوار پر آگ برسا اور خود میرا دشمن بن کر میرے کاروبار کو تباہ کر دے لیکن اے میرے آقا اگر تو مجھے اپنے بندوں میں سمجھتا ہے۔ اور اپنے آستانہ کو میرا قبلۂ توجہ پاتا ہے۔ اور میرے دل میں اپنی محبت کو مرکوز پاتا ہے۔ جسے تو نے دنیا کی نظروں سے اس کی شامت اعمال کی وجہ سے پوشیدہ کر رکھا ہے۔ تو اے میرے خدا میرے ساتھ محبت کا معاملہ کر۔ اور اس چھپے ہوئے راز کو ذرا ظاہر ہونے دے ؀

ہم ان تمام انصاف پسند لوگوں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ جو ابھی تک ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں۔ کہ اے بھائیو! ان درد بھرے الفاظ کو پڑھو۔ اس سوز و گداز کا ملاحظہ کرو۔ اور خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر انصاف سے کہو۔ کہ کیا ایک جھوٹا انسان اپنے مولا کے حضور اس قسم کے لرزا دینے والے الفاظ اپنی زبان سے نکال سکتا ہے۔

خاکسار عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی

چندہ تحریک جدید سال چہارم امانت فنڈ سے ادا کرنیوالے مخلصین

کوشش کریں کہ ۳۱ جولائی تک تحریک جدید کا چندہ ادا ہو جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جس دن مخلصین سے تحریک جدید کی قربانیوں کے لئے مالی مطالبہ فرمایا۔ اس دن اور اس کے بعد متواتر یہ سبق یاد کرایا۔ کہ یہ چندہ ہر شخص کی اپنی مرضی اور خوشی پر منحصر ہے۔ اس میں کسی پر جبر نہیں اور باوجود مالی وسعت رکھنے کے اصرار نہیں کہ کسی نے کم وعدہ کیوں لکھایا ہے۔ بلکہ ہر شخص کی مرضی پر چھوڑا۔ کہ جسے اللہ تعالےٰ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے مال کے قربان کرنے کی توفیق دے۔ وہ اس میں شامل ہو۔ کیونکہ ایسے اموال ہی جو اخلاص اور بشاشت سے راہِ خدا میں خرچ کئے جائیں۔ بابرکت اور سلسلہ کی بنیاد کو مضبوط کرنے والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس کے مطابق مومنین نے اپنے وعدے پیش کرتے ہوئے اقرار کیا ؀

پس ایسے احباب جنہوں نے اپنی خوشی سے عہد کیا تھا۔ جب حضور کا وہ ارشاد ان کے پیش ہوا۔ جس میں حضور نے چاہا کہ احباب اپنے وعدے فوری پورے کریں۔ تو حضور کا یہ ارشاد مومنین کے دل میں بیٹھ گیا۔ اور انہوں نے اپنے اپنے رنگ میں کوشش کی۔ کہ جلد وعدے پورے کریں۔ مگر جب احباب کو اور کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو انہوں نے امانت تحریک جائداد سے رقم ادا کرنے کی بابت لکھا۔ چنانچہ ایک دوست حضرت کے حضور لکھتے ہیں:۔

خاکسار گزشتہ تین سال متواتر مارچ اپریل میں اپنا وعدہ سو فی صدی ادا کرتا رہا۔ اس سال دسمبر کے شروع میں خاکسار کی اہلیہ اور بچہ بیمار ہو گئے۔ اور اب تک بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس لئے میں عہد پورا نہیں کر سکا۔ اپریل گزشتہ میں حضور کا نوٹ پڑھ کر دل تڑپ گیا۔ لیکن پاس بجز اللہ کے نام کے کچھ نہ تھا۔ ایک دو جگہ سے قرضہ حسنہ لینے کی کوشش بھی ناکام ثابت ہوئی اب اخبار میں یہ پڑھکر کہ تحریک جدید کے وعدے امانت تحریک جائداد سے پورے کئے جا سکتے ہیں۔ دل کو تسلی ہوئی اور اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔ لہذا چندہ تحریک سال چہارم میں میرے وعدے . . . سے پانچ روپے زائد وصول فرمائے جائیں۔

دوسرے دوست لکھتے ہیں:۔

خاکسار اپنی سستی اور بے تابی کی معافی چاہتا ہے۔ بات معمولی تھی۔ اب خاکسار اپنی غفلت کی وجہ سے پانچ روپے زائد چندہ تحریک جدید میں دیتا ہے۔ مع اضافہ کے امانت تحریک جائداد سے وصول کر لیں۔

جو دوست چاہتے ہیں کہ اپنے وعدہ کو جلد پورا کریں۔ اور ان کا روپیہ امانت تحریک جائداد میں ہے۔ ایسے تمام احباب اپنا روپیہ ادھر منتقل کرا لیں۔ ذیل میں امانت تحریک جائداد سے وصول کردہ روپیہ کی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر احمد خان صاحب جودھپور ۔/۱۲۵
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر احمد خان صاحب " " ۔/۱۵
ماسٹر نیاز احمد صاحب رس کیمل پور ۔/۱۵
چوہدری شکر اللہ صاحب چک ۵۶۵ ۔/۱۰
" غلام حسین صاحب سفید پوش محلہ دار الفضل چک عشا علی آباد } ۔/۲۰۰
ڈاکٹر سردار علی صاحب دہلی ۔/۱۰۰
مولوی عبد القادر صاحب مبلغ کراچی ۔/۳۰
خانصاحب منشی برکت علی صاحب پنشنر قادیان ۔/۱۰۰
ملک شیر محمد صاحب مجوکہ ملتان ۴۵/
شیخ قمر دین صاحب لنڈن ۔/۱۱۰
میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور ۲۱۵ } ۲۲۰
میاں عبد المجید صاحب پسر " " " ۵ }
منشی عبد المجید خانصاحب پوسٹمین کوئٹہ اپنی طرف سے ۱۵ - اپنی اہلیہ مرحومہ کی طرف سے ۵

افریقہ میں تبلیغ احمدیت

گولڈ کوسٹ کا خط

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی گولڈ کوسٹ سے لکھتے ہیں:-

۲۳ر ماہ اپریل سے آخر مئی تک مقامی جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں قرآن کریم۔ حدیث۔ تذکرہ۔ خطبہ الہامیہ کے درسوں میں کوئی نہ کوئی درس روزانہ ہوتا رہا۔ مبلغین کلاس کو روزانہ تعلیم دی گئی۔ اور نوٹ لکھوائے گئے۔ کماسی اشانٹی وغیرہ مقامات سے آمدہ خطوط خوش کن حالات کی خبر دیتے ہیں۔ علاقہ اشانٹی میں ۱۳ نفوس داخل احمدیت ہوئے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

اس عرصہ میں چھ دفعہ تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملا۔ تین دفعہ رومن کیتھولک میتھوڈسٹ معزز کرسچن لوگوں سے اور تین دفعہ غیر احمدی سندھی اور مقامی لوگوں سے اختلافی مسائل پر مفصل گفتگو ہوئی۔ ۲۹ر مئی کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ تمام طلبہ اور اساتذہ نے فریضہ تبلیغ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔

اس علاقہ میں بڑی تجارت کوکو کی ہے۔ جس پر عام لوگ گذارہ کرتے ہیں مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ امسال کوکو کا نرخ بمقابلہ گزشتہ سال نہایت ارزاں ہے جس کا اثر احمدی احباب کے چندوں پر بھی پڑ رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اقتصادی مشکلات آسان کر دے۔ آمین

سیرالیون کا خط

مولوی نذیر احمد صاحب انچارج گولڈ کوسٹ و سیرالیون لکھتے ہیں گزشتہ رپورٹ میں پیغامی مبلغ کی سیرالیون سے واپسی کا ذکر کر چکا ہوں۔ اب مخالفین کے پاس صرف بائیکاٹ کا ہتھیار رہ گیا ہے۔ پہلے پہلے خود ہی انہوں نے ہمارے خلاف اخبارات میں مضامین شروع کئے۔ ہماری طرف سے جب ہر ایک اعتراض کا معقول جواب دیدیا گیا۔ اور ہر موضوع پر اتمام حجت کیا گیا۔ تو ہمارے مضامین جواب کے لئے لاہور بھیجے۔ جب لاہور سے دو مضمون ہمارے خلاف آئے۔ اور لوکل اخبارات میں شائع ہوئے۔ تو ہمیں پیغامی عقائد کے ابطال کا ایسا موقعہ ملا۔ کہ جس کا پیغامی مضامین کے شائع ہوئے بغیر ملنا ناممکن تھا۔ لوکل علماء کا غرور توڑنے کی صورت اس طرح اللہ تعالےٰ نے پیدا کر دی کہ جب مخالفین نے بعض لوگوں کو احمدیت میں داخل ہوتے دیکھا۔ تو چیلنج دیا کہ جلسہ عام میں علماء کے سامنے احمدیت کی صداقت ثابت کی جائے۔ چنانچہ مخالفین نے خود ہی جلسہ کیا۔ اور خود ہی ہمارے لیکچر کا اعلان۔ اور ہماری طرف سے ڈیڑھ گھنٹہ میں مسلمانوں کی موجودہ حالت وفات مسیح علیہ السلام اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام اور پیغامی دوستوں کی حقیقت تفصیل سے بیان کی گئی۔ اور بعد میں یہ لیکچر مرتب کر کے لوکل اخبارات میں شائع بھی کرا دیا گیا۔ ایک شامی عالم نے بعض اعتراضات کئے۔ مگر حق واضح ہو چکا تھا۔ مخالفین نے نہ اس وقت اور نہ پھر کسی جلسہ میں ہمیں جواب کے لئے وقت دیا۔ اب صرف پیغامی مبلغ کا انتظار تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اسے بھی ۵ ہفتہ کے اندر اندر واپس کر دیا۔

میں نے ایک احمدی دوست کے مکان پر مندرجہ ذیل مضامین پر پبلک لیکچر دئے۔

۱۔ عالمگیر مذہب کی ضروری خصوصیات
۲۔ قرآن کریم کے دس احکام
۳۔ قرآن مجید سے قیامت کا ثبوت
۴۔ صداقت قرآن کریم

Wilberforce Memorial Hall میں جو فری ٹاؤن کا سب سے بڑا اور مشہور ہال ہے تین لیکچر مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت دئیے۔

۱۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی۔
۲۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سرمایہ داروں اور مزدوروں کے جھگڑے کے متعلق
۳۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی۔

پیغامیوں کے خلاف ایک اور مضمون شائع کیا گیا جس میں نہایت تفصیل سے انگریزی ریویو آف ریلیجنز اور مولوی محمد علی صاحب کی کتاب سپلٹ کے حوالجات نقل کر کے ختم نبوت اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ان کی دورنگی اور منافقت ثابت کی گئی۔ یہ مضمون نہایت کثرت سے گولڈ کوسٹ و نائیجیریا میں مفت تقسیم کیا گیا۔

ایام زیر رپورٹ میں دو شخص احمدی ہوئے۔ بعض قبائل میں احمدیت کی طرف کشش پیدا ہو رہی ہے۔ احمدیت تو سیرالیون میں پھیل کر رہیگی مگر کاش ہمارے ذریعہ سے پھیلے۔

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مولوی فاضل نہایت قابلیت اور اخلاص سے جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ میں خود انشاء اللہ العزیز سیرالیون کے ملک کا وسیع دورہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کیونکہ اس وقت تک صرف دارالسلطنت میں کام کیا ہے

مرتبہ دعوۃ و تبلیغ

شکاگو میں ایک احمدی مبلغ کا لیکچر

امریکہ کا اخبار Sioux City Journal ۷ر جون ۱۹۳۸ء لکھتا ہے صوفی ایم۔ آر۔ بنگالی آف شکاگو مبلغ اسلام نے دوشنبہ کی شب کو پچاس آدمیوں کے سامنے دنیوی مسائل کے حل کے موضوع پر پبلک لائبریری میں پُر وقار اور پُر اثر آواز میں تقریر کی۔ لیکچر کا اہتمام اس شہر کی مسلم برادرہڈ نے کیا تھا۔ صوفی صاحب کا تعارف درویش رام دین صاحب نے کرایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ بین الاقوامی عداوتیں اقتصادی و مذہبی جھگڑے نسلی تعصب اور ان کے نتیجہ میں پیدا شدہ پریشانیاں اور مصائب ایسی طاقتیں ہیں۔ جنہوں نے دنیا کے امن کو برباد کر رکھا ہے۔ اور اس صورت حالات میں تبدیلی صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کر دیا جائے۔

آپ نے کہا۔ مشرق و مغرب کا اتحاد ضروری ہے۔ مذہبی اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مشنریوں کو چاہیئے وہ صرف اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کیا کریں۔ اور دوسرے مذاہب پر دل آزار نکتہ چینی نہ کریں۔ اسلام نے دنیا کو ایک عالمگیر اخوت کا پیغام دیا ہے۔ اور بانیان مذاہب کی صداقت کے اصول کو پیش کیا ہے۔

جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں کا ایک تبلیغی جلسہ

تلونڈی جھنگلاں ۳۰ر جون ۱۹۳۸ء بعد نماز مغرب ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مختصر لیکن نہایت مؤثر تقریر کی۔ بعد ازاں مولوی خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مطالبات تحریک جدید پر نہایت لطیف تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی احمد علی صاحب مولوی فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اور ثابت کیا کہ گزشتہ مجددین نے نہ صرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیاں کی ہیں۔ بلکہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق بھی ان کی کتب میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔

سوانح حیات چوہدری عبدالقادر صاحب مرحوم

چوہدری صاحب مرحوم ایک اچھے خاندان کے فرد اور فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کے باشندے تھے۔ ان کے والد صاحب ایک اچھے عہدے پر ملازم تھے۔ اور ان کے چچا صاحب افسر مال تھے۔ ان کے ننہیال گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے تھے۔ چوہدری صاحب مرحوم کے ماموں جان چوہدری غلام رسول صاحب نے ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد ان کا تمام خاندان دو تین مہینہ کے عرصہ میں داخل احمدیت ہو گیا۔ چوہدری صاحب مرحوم اپنی والدہ صاحبہ کے ہمراہ اکثر گھٹیالیاں میں آ کر رہا کرتے تھے۔ ان کے ماموں جان نے انکو اور ان کی والدہ کو بھی احمدیت کی تبلیغ کی۔ اس کے نتیجہ میں چوہدری صاحب مرحوم نے ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۷ء میں معہ اپنی والدہ کے خط کے ذریعہ بیعت کر لی مگر اظہار احمدیت اپنے خاندان فیروز والہ میں نہ کیا کیونکہ ان کا خاندان احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ چوہدری صاحب مرحوم چھوٹی عمر میں ہی منکسر المزاج۔ حلیم الطبع اور متین تھے۔ نماز و روزہ کے شدت سے پابند تھے۔ ماسٹر رکن الدین صاحب جو کہ فیروز والہ کے ایک مخلص احمدی تھے۔ ان کے ساتھ پوشیدہ طور پر نماز با جماعت پڑھتے۔ دسویں جماعت گوجرانوالہ میں پاس کرنے کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ اور احمدیت کا جوش جو کہ ابتدا سے ہی اپنے دل میں رکھتے تھے۔ زیادہ دیر تک پوشیدہ نہ رکھ سکے۔ آخر کالج میں داخل ہونے کے تھوڑا عرصہ بعد ہی ان کے والد کو اس بات کا علم ہو گیا۔ اور انہوں نے خرچ بھیجنا بند کر دیا۔ کہہ دیا کہ جب تک احمدیت کو نہ چھوڑ دو گے میں خرچ نہیں دوں گا لیکن چوہدری صاحب نے اس بات کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے صرف یہ جواب دیا۔ "الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ" یعنی کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ ان کے چچا صاحب جو ڈپٹی تھے۔ وہ بھی سخت مخالف ہو گئے اور قطع تعلق پر زور دیتے رہے مگر مرحوم پر ان باتوں نے "قطعاً" کوئی اثر نہ کیا۔ بلکہ روحانیت میں روز بروز ترقی کرتے گئے۔ والد کے خرچ بند کر دینے پر ایک سال تک اپنے طور پر ہی قرض حسنہ لے کر انہوں نے تعلیم کو جاری رکھا۔ بعد ازاں ان کے والد صاحب بھی ان کو خرچ دینے لگ گئے بی۔ اے پاس کر کے لاء کالج میں داخل ہوئے۔ اور اپنی کلاس میں داخل ہوتے ہی احمدیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ جب لاء کالج کی تعلیم سے فارغ ہوئے۔ تو ۱۹۲۳ء میں گوجرانوالہ میں وکالت شروع کی۔ مگر ہر روز واپس اپنے گاؤں فیروز والہ میں چلے جانے کی وجہ سے جماعت گوجرانوالہ میں شامل نہ ہوئے بلکہ انجمن فیروز والہ میں شامل رہے۔ آخر جب ان کی جدوجہد سے فیروز والہ میں ایک اچھی جماعت قائم ہو گئی۔ اور ان کے چچا نے مسجد میں علیحدہ نماز با جماعت ادا کرانے سے روکا۔ تو مرحوم نے اپنی زمین پر مسجد بنوا کر ساتھ ہی کنواں بھی لگوا دیا۔ جس سے احباب جماعت کو ہر قسم کی سہولتیں میسر آ گئیں۔ اور چوہدری صاحب نے خود ہی مسجد میں روزانہ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس دینا شروع کر دیا۔ اور مضبوط طور پر انجمن باقاعدہ قائم کر دی۔ اتوار کی چھٹی کو تبلیغ احمدیت کے لئے ارد گرد دیہات میں چلے جاتے فیروز والہ میں ایک احمدی کے لڑکے کی وفات پر ان کے چچا نے ایک ملا کی وساطت سے لوگوں کو مشتعل کر کے ایک بہت بڑا فتنہ کھڑا کر دیا۔ اور جنازہ کو عام قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا۔ احمدی احباب نے اس واقعہ کی اطلاع چوہدری صاحب کو گوجرانوالہ میں جا کر دی۔ تو وہ معہ چند احباب فوراً گاؤں میں پہنچے۔ اور جنازہ جو ایک دفعہ قبرستان سے زبردستی واپس کر دیا گیا تھا۔ اٹھوا کر قبرستان میں لے گئے۔ اور دفن کرا دیا۔ بعد میں اس کا مقدمہ بھی چلا۔ جس کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہوا۔ غالباً ۱۹۳۰ء میں چوہدری صاحب مرحوم نے گوجرانوالہ میں رہائش اختیار کی۔ اور ۱۹۳۲ء میں جماعت گوجرانوالہ کے جنرل سکرٹری منتخب کئے گئے۔ ۱۹۳۵ء میں جماعت کے محاسب منتخب ہوئے۔ اور اپنی وفات تک نہایت گرم جوشی سے اپنے فرائض ادا کرتے رہے۔ اور امسال وفات سے پیشتر جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت سکرٹری مال منتخب کئے گئے۔ مگر منظوری کا اعلان ہونے سے پیشتر ۷ رمئی کو اپنے مولا سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

چوہدری صاحب تقویٰ و طہارت کے اعلےٰ مقام پر تھے۔ تہجد گزار نماز و روزہ کے پورے پابند تھے۔ نہایت

تضرع سے دعا کرنے کے عادی تھے۔ کچہری میں جاکر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب زیر مطالعہ رکھتے تھے اور عموماً دوسرے وکلاء سے علیحدہ بیٹھتے ستمبر کی تعطیلات میں اکثر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت میں رہنے کے لئے قادیان چلے جایا کرتے تھے۔

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی خواہش پر کافی عرصہ تک مسجد میں قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس دیتے رہے جماعت کے تبلیغی اجلاسوں میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے۔ بزرگان کے اسوہ حسنہ کی مثالیں دے کر جماعت کو نیک اعمال کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے۔ چوہدری صاحب موصی بھی تھے۔ اور وصیت کرنے سے پیشتر چندہ باشرح ادا کرتے رہے۔ جملہ نیک تحریکوں میں حصہ لیتے دو دفعہ تحریک جدید کے ماتحت ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے دیا۔ غرضیکہ چوہدری صاحب مرحوم نہایت مخلص دیندار۔ تقویٰ شعار۔ نرم مزاج بردبار اور متحمل مزاج انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتے تھے۔ احباب کرام ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی اور ان کی اولاد کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

خاکسار محمد منیر ولد چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم گٹھالیاں

وصیتیں

نمبر ۶۰۲۱ منکہ عبدالباری ولد عبدالحمید صاحب آڈیٹر قوم چوہان پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اسوقت میری ذاتی جائیداد کوئی نہیں البتہ مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے ملتے ہیں۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کچھ تجارتی شغل بھی رکھا ہوا ہے۔ جس میں تقریباً ۵/۰ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ سو میں اپنی اس آمد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر میری جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اسی طرح آمد میں جس قدر اضافہ ہوگا۔ میں اسی نسبت سے شرح چندہ میں اضافہ کرتا جاؤنگا۔ وما توفیقی الا باللہ اللھم تقبل منا انک سمیع الدعاء

العبد:- عبدالباری

گواہ شد:- بشیر احمد عفا اللہ عنہ ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔

گواہ شد:- عبدالحمید والد موصی

نمبر ۶۰۳۰ منکہ محمد احسن خان ولد سردار امام خان صاحب مرحوم قوم پٹھان عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۶/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس فی الحال ۲۵۰/۰ روپے نقد ہے۔ اس کی میں بفضل تعالیٰ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ سردست میری ذاتی آمد فی نہیں۔ جب بھی ہوگی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا اس کے علاوہ میری وفات پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کروں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ وما توفیقی الا باللہ

۴- العبد محمد احسن خان شریف کاٹیج دارالرحمت. گواہ شد:- محمد صادق عفی اللہ عنہ. گواہ شد:- ظہور حسین معلم نصرت گرلز ہائی سکول۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انقرہ ۵ جولائی - ترکی اور فرانس کے درمیان جو معاہدہ مودت مرتب ہوا ہے۔ اس کا نفاذ ستمبر میں عمل میں لایا جائیگا۔ اس معاہدہ کی رو سے دونو حکومتیں ایک دوسرے کے خلاف کسی سیاسی یا اقتصادی تحریک میں حصہ نہیں لیں گی۔ ایک حکومت پر بیرونی حملہ کی صورت میں دوسری حکومت غیر جانبدار رہیگی مشرقی بحیرہ روم سے متعلق امور میں دونوں حکومتیں باہمی مشورہ سے کوئی اقدام کریں گی۔ یہ معاہدہ دس سال تک نافذ رہیگا۔

شملہ ۵ جولائی - آج پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا اجلاس قانون انتقال اراضی کے ترمیمی بل کے سلسلہ میں منعقد ہوا معلوم ہوا ہے کہ کانگرس پارٹی اس بل کی نہ مخالفت کرے گی اور نہ تائید محض اپنی طرف سے ترمیمیں پیش کرے گی۔

مدراس ۵ جولائی - حکومت مدراس کا ایک سرکلر مظہر ہے۔ کہ ملازمین کو نیک چلن اور نیک نام ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے سینئر افسروں کو خاص طور پر ہدایت کی گئی ہے۔ کہ رشوت ستانی کو بالکل اڑا دیا جائے۔ رشوت ستانی کے معاملہ میں حکومت نے ظاہر کیا ہے کہ گو کسی افسر کے خلاف رشوت ستانی کا الزام براہ راست ثابت ہونا مشکل ہے مگر پھر بھی ایسے افسر کو جو رشوت ستانی کے معاملہ میں بدنام ہو چکا ہو۔ برطرف کر دیا جائے گا۔

پٹنہ ۵ جولائی - بہار کے قانون مزارعین کے متعلق حکومت اور زمینداروں ممبروں میں جو اختلاف پیدا ہو گیا تھا معلوم ہوا ہے۔ وہ دور ہو گیا ہے اور فریقین میں مصالحت ہو گئی ہے۔

بیت المقدس ۵ جولائی فلسطین میں بلوؤں اور فسادات کا پھر دور دورہ شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ آج بیت المقدس میں ۳ یہودی مارے گئے اور ۲۰ زخمی ہوئے۔ کل اسی جگہ ۶ یہودی ہلاک اور ۱۹ زخمی ہوئے تھے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ آج عصر کے وقت پھر بلوہ ہو گیا۔ جس میں ۵ یہودی ہلاک اور اسی قدر زخمی ہوئے

رنگ پور (بنگال) ۵ جولائی ضلع رنگ پور کا ایک حصہ دریائے برہم پتر کی طغیانی کی وجہ سے بالکل زیر آب ہے جس کی وجہ سے تقریباً ایک لاکھ باشندے بے خانماں ہو گئے ہیں

جبل الطارق ۵ جولائی ہسپانیہ کی خانہ جنگی سے متعلق اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ باغی فوجیں شہروں کے محاذ کی طرف مزید دس میل پیش قدمی کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں اسی طرح کسٹلن کے محاذ پر بھی باغیوں نے دو تین سرکاری چوکیوں کو نیچا دکھایا۔ کل رات باغیوں نے بارسلونہ پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ بم برسائے۔ جس کی وجہ سے دس آدمی ہلاک اور دس زخمی ہوئے

سورج گنج ۵ جولائی - دریائے جمنا کا سیلاب شدت کے ساتھ بڑھ رہا ہے عوام الناس کو خطرہ لاحق ہے کہ سیلاب کا پانی آئندہ ۲۴ گھنٹوں میں ۱۹۳۱ء کے معیار تک پہنچ جائیگا۔ سنگرے اور دھان کی فصلیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔

شملہ ۵ جولائی - آج پنجاب اسمبلی میں صاحب سپیکر نے ایک اہم رولنگ دیا۔ سپیکر نے فیصلہ سنایا کہ آئندہ جو ممبر چاہے انگریزی کی بجائے اردو میں تقریر کر سکتا ہے ایک پارلیمنٹری سکرٹری نے راجہ جنگ کے قضیہ کے متعلق ہاؤس کو بتایا کہ راجہ جنگ کے سکھوں اور مسلمانوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے ۷ جولائی کے بعد مسلمانوں کو ۹ مساجد میں اذان دینے کی اجازت ہوگی۔

لنڈن ۵ جولائی - سرجان سائمن وزیر داخلہ نے دارالعوام میں اس بل کی دوسری خواندگی پیش کی۔ کہ ترکیہ اور برطانیہ کے معاہدہ کی تصدیق کی جائے سرجان سائمن نے دوسری خواندگی پیش کرتے ہوئے زبردست تقریر کی۔ اس کے بعد حزب مخالف کے ارکان نے اعلان کیا کہ وہ اس بل کی مخالفت نہیں کریں گے۔

لنڈن ۵ جولائی - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ لارڈ منلتھگو وائسرائے ہند اس شنبہ کو لنڈن پہنچ جائیں گے لنڈن میں آپ کی آمد پرائیویٹ اور غیر رسمی ہوگی۔

کلکتہ ۵ جولائی - ایس پی مکرجی وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحانات بنگالی زبان میں ہونے چاہئیں اور اسی زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جانا چاہیئے۔

بمبئی ۵ جولائی - حکومت بمبئی نے پچھلے دنوں ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی جس کے ذمہ یہ کام تھا کہ وہ سکولوں میں صنعتی تعلیم سے متعلق سفارشات پیش کرے۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ کمیٹی کی سفارش ہے کہ میٹریکولیشن امتحان کو بند کر دیا جائے اور سکولوں میں ہندوستانی کی ترویج کی جائے۔ ہر شہری کے لئے سات سال تک تعلیم حاصل کرنا لازمی قرار دیا جائے۔ اس تعلیم کو پرائمری تعلیم سمجھا جائے گا۔ اس کے بعد مزید چار سال کا کورس ہو۔ ہر قسم کی تعلیم کے ساتھ دستکاری کی ابتدائی تعلیم بھی شامل ہو

سیکر ۵ جولائی - کل جے پور ریاست کی پولیس نے جاٹوں کے ہجوم پر جو فائرنگ کیا تھا۔ اس کی وجہ سے پندرہ آدمی ہلاک اور ۵۴ زخمی ہوئے بلوہ کے الزام میں متعدد گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ شہر میں ہڑتال ہے اور دروازے پھر بند کر دیئے گئے ہیں۔ سیکر کا ایک وفد راجپوتانہ کے ریذیڈنٹ کے پاس شکایات کرنے کے لئے کوہ آبو گیا تھا۔ جب یہ وفد سیکر سٹیشن پر واپس پہنچا تو ان میں سے سات آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

شنگھائی ۵ جولائی - اطلاع مظہر ہے کہ چینیوں نے سوکاؤ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس سے چینیوں کے لئے نن چنگ کا رستہ کھل گیا ہے۔ کل نن چنگ پر حملہ کیا گیا۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ ہم نے ۵۴ چینی طیارے تباہ کر دیئے اور ہمارا صرف ایک طیارہ خراب ہوا۔ چینی فوجیں ہنکاؤ کی طرف جاپانیوں کی پیش قدمی روکنے کے لئے زبردست کوشش کر رہی ہیں۔ ایک جاپانی افسر نے نمائندہ اخبار کو بتایا کہ آئندہ جو لڑائی ہوگی وہ چین و جاپان کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ کا حکم رکھے گی۔

لاہور ۵ جولائی معلوم ہوا ہے وزیر تعلیم پنجاب نے حکم دیا ہے کہ کسی سکول کو چھ ہزار سے زائد گرانٹ نہ دی جائے۔ اس حکم کی زد میں ۲۰ یا ۲۲ سکول آتے ہیں۔

پانی پت ۵ جولائی - پانی پت میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک جگہ کی ملکیت کا جھگڑا تھا مسلمانوں کا بیان ہے کہ اس جگہ نوشہ شہید مسجد واقع تھی۔ آج سشن جج کرنال نے مسلمانوں کی اپیل کو خارج کر دیا۔

ٹوکیو ۵ جولائی - کوبے کا تقریباً تمام شہر سیلاب کی وجہ سے زیر آب ہے ۱۲۳ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں اور ایک سو گم ہیں۔

جھانسی ۴ جولائی - اطلاع مظہر ہے کہ وسط ہند کی ریاستوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس جولائی کے تیسرے ہفتے میں منعقد ہوگی۔ جس میں اس امر پر غور کیا جائیگا کہ آیا ان ریاستوں میں ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوشن قائم کئے جائیں نیز فیڈریشن کے پیش نظر نظم و نسق کو کس طرح ٹھیک کیا جائے تاکہ فیڈریشن کے قیام

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی